بروز منگل مورخہ 20 مارچ 2018ء بوقت سہپر 3:00 بجے منعقد ہونے والے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے اجلاس کی۔

ترتیب کارروائی

1۔ **تلاوت قرآن پاک و ترجمہ**

2۔ **وقفہ سوالات**

(علیحدہ فہرست میں مندرج محکمہ تعلیم سے متعلق سوالات دریافت اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے)

3۔ **سرکاری قراردادیں**

(i) **مشترکہ قرارداد نمبر 111 منجانب:۔ میر سرفراز احمد بگٹی، میر عاصم کرد گیلو صوبائی وزراء، جناب عبدالرحیم زیارتوال قائد حزب اختلاف ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ، سردار عبدالرحمٰن کھیتران، ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ، محترمہ یاسمین لہڑی، محترمہ معصومہ حیات، محترمہ سپوژمئی اچکزئی، اور محترمہ عارفہ صدیق اراکین اسمبلی۔**

ہرگاہ کہ ضلع ہرنائی کے علاقے زرغون غر میں گیس کے بہت سے کنویں کامیاب ہوچکے ہیں۔ لیکن 15 سال کے بعد ایک گیس کے کنویں کو کوئٹہ سے لنک کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ زرغون غر کے گیس کا شمار دنیا کے اعلیٰ کوالٹی گیس میں ہوتا ہے۔ ماری گیس کمپنی نے زرغون گیس کے کنویں کو سوئی سدرن گیس کمپنی کے حوالے کیا ہے۔ لیکن ماری گیس کمپنی نے مذکورہ کنویں کو حوالے کرتے وقت معدنی ایکٹ اور آئین پاکستان میں علاقے کے لئے طے شدہ مراعات کے لئے سوئی سدرن کو پابند نہیں کیا ہے۔ اور علاقے مکینوں کے لئے کچھ بھی طے نہیں کیا ہے جس کی وجہ سے سوشل سیکٹر، سروسز، اور خود اس ضلع کو گیس کی فراہمی اور دیگر مراعات سے محروم رکھا گیا ہے۔ رائلٹی کے مد میں حساب کتاب کے بغیر برائے نام رائلٹی کے نام پر حقیر رقم مہیا کرنا ضلع ہرنائی کے عوام کے حق تلفی کے مترادف ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ ماری گیس کمپنی کو پابند کرے کہ وہ زرغون غر کے عوام کو سوشل سیکٹر، سروسز اور ان کے لئے گیس کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے عملی اقدامات اٹھائیں تاکہ علاقے کے عوام میں پائی جانے والی تشویش اور احساس محرومی کا خاتمہ ممکن ہوسکے۔

(ii) **مشترکہ قرارداد نمبر 112 منجانب:۔ میر سرفراز احمد بگٹی، صوبائی وزیر، جناب عبدالرحیم زیارتوال قائد حزب اختلاف، ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ، سردار عبدالرحمٰن کھیتران، ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ، محترمہ یاسمین لہڑی، محترمہ سپوژمئی اچکزئی، محترمہ معصومہ حیات اور محترمہ عارفہ صدیق اراکین اسمبلی۔**

ہرگاہ کہ صوبہ بلوچستان کے اکثر علاقے گیس جیسی نعمت سے محروم ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگ اپنی ایندھن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قیمتی جنگلات کاٹ رہے ہیں جو کہ انسانی زندگی کے لئے نہایت ہی ضروری ہیں۔ گلوبل ماحولیات اور انسانی زندگی کے لئے ضروری جنگلات کا بچاؤ صرف اور صرف گیس کی فراہمی سے ہی ممکن ہے۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت کی جانب سے ڈویژنل، ضلع، تحصیل ہیڈ کوارٹرز اور ٹاون شپ میں ایل پی جی گیس پلانٹ لگانے کا منصوبہ منظور ہوچکا ہے۔ پراجیکٹ ڈائریکٹر کی جانب سے سروے / فیزیبلیٹی مکمل ہونے پر کمپنیوں کو ٹینڈرز کے لئے کوالیفائی کرنے کے بعد ٹینڈرز کی تاریخ کا اعلان بھی مشتہر کرچکا تھا۔ لیکن اسمیں کچھ اضلاع اور تحصیلوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ ڈائریکٹر دفتر ٹینڈرنگ سے پہلے کمپنیوں کو کوالیفائیڈ کرنے کے بعد اعتراضات کام کے التواء کے مترادف ہے۔ جو کی احساس محرومی میں اضافہ اور اسکی روک تھام ضروری ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ ایل پی جی گیس پلانٹ کی تنصیب کے لئے فوری طور پر ٹینڈرز کو مکمل کرنے کے لئے عملی اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ صوبہ کے عوام میں پائی جانے والی احساس محرومی کا خاتمہ ممکن ہوسکے اور لوگوں کو آسانی سے ایل پی جی گیس میسر ہو۔

4۔ **مورخہ 17 مارچ 2018ء کی اسمبلی نشست میں باضابطہ شدہ مشترکہ تحریک التواء نمبر 2 پر عام بحث۔**

کوئٹہ	سیکرٹری
مورخہ 20 مارچ 2018	بلوچستان صوبائی اسمبلی